

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

## ایک غلطی کا ازالہ

ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم وقفیت رکھتے ہیں جنکو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے۔ وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے باوجود اہل حق ہونے کے انکو نہامت اٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے الفاظ رسول اور فرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صد بار دفعہ پھر کہہ کر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جسکو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے۔ یہ الفاظ کچھ تصحیص سے نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ مکالمات الہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے۔ هو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ ودرین الحق لیظهر علی الدین کلام (دیکھو صفحہ ۳۹۴ براہین احمدیہ) جس میں صاف طور پر اس

ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے غلام احمد قادیانی اس نام کے مدعی ہے  
 سینہ سال سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں ہجرت اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں بلکہ  
 میرے محل میں ڈلا گیا ہے کہ اس وقت ہجرت اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی  
 نام نہیں اور اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ علت عائد جاری ہے کہ وہ کعبہ و بعض اسرار اعداد و حروف  
 توحید میں میرے بظاہر کردیتا ہے ایک دفعہ میں نے آدم کے سہی پیداؤش کی طرف توجہ کی تو  
 مجھ اشارہ کیا گیا کہ ان اعداد پر نظر ڈال جو سورۃ العصر کے حرفوں میں کہ انہیں میں اس وقت تکلیف آ رہی  
 ایک مرتبہ میں نے اس سجدہ کی تاریخ جس کے ساتھ میرا مکان ملحق ہے الہامی طور پر معلوم کرنی  
 چاہی تو مجھے الہام ہوا مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ یہ وہی سجدہ ہے جس  
 کی نسبت میں اسی رسالہ میں لکھ چکا ہوں کہ میرا مکان اس قصبہ کے شرقی طرف آبادی کا آخری  
 کنارہ پر واقع ہے اسی مسجد کے قریب اور اس کے شرقی منارہ کے چپے جیسا کہ ہمارے  
 سید و مولیٰ کی پیشگوئی کا مضمون ہے صلوات اللہ علیہ وسلم۔

اور ابھی چند روز کا ذکر ہے کہ ایک شخص کی موت کی نسبت خدا تعالیٰ نے اعدا و تہتی  
میں مجھے خبر دی جس کا حاصل یہ ہوا کہ کلاب یحوت حلی کلاب یعنی وہ کتاب ہے اور کہتے کے طور پر مر گیا  
جو پہلے سال پہلا نکلتا ہے۔ یعنی اسکی عمر آٹھن سال سے تجاوز نہیں کرے گی جب یا وہ ان سال  
کے اندر نہ ہو مگر اگر کسی سال کے اندر نہ رہا تو ایسی حکم بقا ہو گا۔

ابھی چھوٹا بچہ تھا اس کی طرف رجوع کی کہ کتا اہل کہہ رہا تھا اگر وہ ایک سید گروہ ہے جس نے  
مہنے وقت یہ اس زندہ ماموں کو قتل کر لیا ہے جو اس کی اور زمین کے خدا نے یہ سچا ہو اور اس کے قتل  
قبل کہ نے میں کچھ تنگی نہیں کی کیونکہ وہ سید تھے اور خدا تعالیٰ نے اپنے لئے انہیں چن لیا تھا انہی تھے  
لئے انہیں قوت دی تھی اور انہیں دیا اور ان کا سینہ کھل دیا اور وہ ستر کا انہیں کہہ دیا سو جنہوں  
لے لیا انہیں اور بھی دیا جائیگا اور ابھی بڑھتی ہوئی محو جنہوں نے نہیں لیا ان کو وہ بھی لیا جائیگا جو ان کے  
پس پہلے تھا ہتھکے استیلاہل نے ان کی کہ اس زمانہ کو دیکھیں مگر کہ نہ کے گروہوں کا انہوں نے



# ازالہ اوهام

فیہ بامس شدید و منافع لیس

الحمد والمنت کہ ماہ مبارک ذی الحجہ ۱۳۵۷ کتاب  
جامع معارف قرآنی و شایع اسرار کلام ربانی از  
تالیفات مرسل یزدانی و مامور رحمانی  
جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

مطبع ہندوستان ہتھکشی شیخ محمد علی صاحب  
مطبع ہندوستان ہتھکشی شیخ محمد علی صاحب

حکیم صاحب کی مجلس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا میں دیکھتا تھا کہ کچھ دفعہ کے بعد وہ بڑے دروسے لایا لگا لگا آمنت بفتحاً نذراً لی کے سنت میں  
الکلامین اس طرح پڑھتے تھے کہ دل کھینچتا تھا۔ مجھے خیال ہوتا تھا کہ ان کا ایسی  
رفتہ اور ثابت ہوتی ہے، کیسے صناعات پر ہو سکتے ہیں اگر اسی کے ساتھ دل میں  
آتا تھا کہ میں جس اللہ کے بندے کو دیکھ کر آیا ہوں اگر اللہ تعالیٰ رحمن و رحیم ہے  
اور یقیناً ہے تو اس کو صناعات میں نہیں چھوڑ سکتا، اس سفر میں مرزا صاحب سے بھی  
محاکات ہوئی فرماتے تھے کہ میں ان کے نام کے پیچھے بھی نماز پڑھتا تھا اور اپنی انگلی  
بھی پڑھتا تھا۔

دوبارہ رائے پور میں | قادیان سے آپ کے ہمراہی وطن کو واپس ہوئے اور  
آپ نے سہانپور کا قصد فرمایا، جہاں سے علوہ ہوتا تھا  
وہاں سے سہانپور کا کٹ لے کر لقیہ و تم انھیں کوڑے دی سادات کھانا کھانے کی  
ذمت نہیں آئی جب سہانپور پہنچے تو کھانا کھائے وہ پارہ وقت گزر چکے تھے سہانپور  
کسی سے نہ ملے اور یہیل ہی راتچوڑا ہوا ہو گئے، منہ کامرا سخت تنگ تھا، راستہ میں ایک مسجد  
میں ذرا سی دیکھ لے آگام فرمایا تو ایک دی نے آکر پوچھا کہ یہاں کہاں جاؤ گے؟ فرمایا  
میں سافریں، مادھر سے گئے ہیں اور کہہ جائیں گے تم سے کیا؟ آخر حضرت کی خدمت  
میں بغیر پہنچ گئے، حضرت نے ذکر کی کیفیت اور پوچھا، آپ نے کس نفس سے فرمایا حضرت  
میں تو غیبی چوں اپنے اندر کچھ نہیں پاتا، پھر کیفیت عرض کی، فرمایا الحمد للہ وہی صاحبزادی  
میراجیت سے شرف ہوئے اور قیام کا ارادہ فرمایا۔

حضرت نے دریافت فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کے پیچھے کتنے لوگ ہیں؟

سَوَانِح

حضرت مولانا عبد القادر

مہدی ماضی کی مشہور روایتی شخصیت اور عارف باللہ  
حضرت مولانا عبد القادر رائے پوریؒ کے حالات زندگی  
معرفت و سلوک کا ایمان افروز اور دل آویز تذکرہ

مَوْلَانَا سَيِّدُ الْبَوَا الْحَسَنُ عَلَى نَدْوِي

مجلس نشریات اسلام

۱۔ کفر، ۲۔ ادا، ۳۔ منکر، ۴۔ ادا

اسماء



فرماتے تھے کہ جس زمانہ میں خلک کا سلسلہ ہوتا تھا صحابہ کرام کے حالات پڑھ کر بڑا اطمینان پیدا ہوتا یقین ہو جاتا کہ یہ لوگ حق پر تھے اور اسلام اللہ تعالیٰ کا مقبول دین ہے حضرت کی زندگی میں صحابہ کرام کے حالات کا اثر خیر تک رہا انھیں کے حالات کو اپنا مرشد سمجھتے تھے اور ان کتابوں کو اپنا بڑا محسن مانتے تھے جن کے ذریعہ صحابہ کرام کی عظمت کا نقش اور اسلام کی حقانیت کا یقین پیدا ہوا۔

انھیں دنوں میں حضرت سید احمد شہید کے بجا دین کے حالات کا کوئی محبوبہ کس سے مل گیا۔ ان حضرات کے ایمان ان روز حالات پڑھ کر اور ان کے اخلاص اور قوت ایمانی کو دیکھ کر قلب کو تقویت اور سکینت حاصل ہوئی۔

وہدانی یقین اور شرح صدر | اس زمانہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دھوے اور دعوت کا بڑا غلغلہ تھا پنجاب

میں خاص طور پر مسلمانوں کی کم بختیاں اس چرچے اور تذکرہ سے خالی تھیں ان کی کتابیں اور مسائل مسلمانوں میں پڑھے جاتے تھے اور ان پر بحث و گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا تھا حضرت کے وطن کے قریب ہی بھیرو ہے وہاں کے ایک عالم جو حضرت کے غلامان بزرگوں کے شاگرد بھی تھے، حکیم نوالہ الدین مرزا صاحب کے خاص متقدین اور معاونین میں سے تھے اور ان کی نصرت اور وفات کے لئے مستقل طور پر قادیان میں سکونت پذیر تھے۔

مرزا صاحب کے عند اللہ مقبول اور مستجاب الدعوات ہونے کا ان کے متقدین اور حلقہ افریں عام چرچا تھا، حضرت نے مرزا صاحب کی تصنیفات میں کہیں بڑھا حاکم

(۱) غالباً اس جذبہ کے ماتحت حضرت شیخ احمد رضا رحمہ اللہ نے مرزا صاحب کے صحابہ کرام کے حالات لکھنے کی فرمائش کی جس کی تعمیل حکایات صحابہ کی مقبول و مشہور کتاب کی شکل میں ہوئی (۲) ماہنامہ سوانح احمدیہ حضرت گلشن مولوی محمد جعفر صاحب تھانویسری کی کتاب اور ان کا تذکرہ فرماتے تھے۔

وواللہ، اِنِّیْ اَنَا الصِّیْحُ الْمَوْعُودُ  
 الَّذِیْ وُعِدَ مَجِیْنُهُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَنِ  
 وَاِهْلَامِ شِیْعَةِ الصَّلَاةِ، وَاِنَّ عِیْسٰی  
 قَدْ مَاتَ، وَاِنَّ مَذْهَبَ الثَّلَاثِ بِاطْلٍ،  
 وَاِنَّکَ تَغْتَرِیْ عَلٰی اللّٰهِ فِیْ دَعْوٰی  
 النِّبُوَّةِ، وَالنِّبُوَّةُ قَدْ انْقَطَعَتْ بَعْدَ نَبِیِّنا  
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا کِتَابَ بَعْدَ  
 الْفُرْقَانِ الَّذِیْ هُوَ خِیْرِ الصِّحَافِ  
 السَّابِقَةِ، وَلَا شَرِیْعَةٍ بَعْدَ الشَّرِیْعَةِ  
 الْمُحَمَّدِیَّةِ، یُبْذَرُ اَمِّیْ نَتِیْثُ نَبِیِّنا عَلٰی  
 لِسَانِ خِیْرِ الْبَرِیَّةِ، وَذَالِکَ اَمْرٌ ظَلَمَ  
 مِنْ بَرَکَاتِ الْمَتَابَعَةِ، وَمَا اُرٰی فِی  
 نَفْسِیْ خِیْرًا، وَوَجَدْتُ کُلَّیْ مَا وَجَدْتُ  
 مِنْ هَذِهِ النَّفْسِ الْمُقَدَّسَةِ، وَمَا عَنِ  
 اللّٰهِ مِنْ نِیْوَنِّیْ اِلَّا کَثْرَةُ الْمِکَالَةِ  
 وَالْمُحَاطَبَةِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ اَرَادَ  
 فَوْقَ ذَالِکَ، اَوْ حَسِبَ نَفْسَهُ شَیْئًا، اَوْ  
 اَخْرَجَ عَقْلَهُ مِنَ الرُّبُفَةِ النَّبَوِیَّةِ، وَاِنْ  
 رَسُوْلُنَا خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ، وَعَلِیْهِ انْقَطَعَتْ  
 سَلْسَلَةُ الْمُرْسَلِیْنَ، فَلَیْسَ حَقُّ اَحَدٍ  
 اَنْ یُّدْعٰی النِّبُوَّةَ بَعْدَ رَسُوْلِنَا  
 الْمُصْطَفٰی عَلٰی الطَّرِیْقَةِ الْمُسْتَقْلَةِ،  
 وَمَا بَقِیَ بَعْدَهُ اِلَّا کَثْرَةُ الْمِکَالَةِ،

اور اللہ کی قسم! میں ہی وہ مسیح موعود ہوں جس کی  
 آخری زمانہ میں اور گمراہی کے پھیل جانے کے  
 دنوں میں آمد کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اور یقیناً عیسیٰ  
 فوت ہو چکا ہے اور حقیقی مذہب باطل ہے۔ اور تو  
 دعوائے نبوت میں اللہ پر افتراء کر رہا ہے اور سلسلہ  
 نبوت تو ہمارے نبی ﷺ کے بعد منقطع ہو گیا۔ اور  
 فرقان حمید جو تمام صحف سابقہ سے بہتر ہے، کے بعد  
 کوئی اور کتاب نہیں اور نہ شریعت محمدیہ کے بعد  
 کوئی اور شریعت ہے۔ البتہ خیر البریہ ﷺ کی  
 زبان مبارک سے میرا نام نبی رکھا گیا۔ اور یہ آپ  
 کی کامل اتباع کی برکات کی وجہ سے ایک ظلمی  
 امر ہے۔ اور میں اپنی ذات میں کوئی ثبوت نہیں پاتا  
 اور میں نے جو کچھ پایا اس پاک نفس سے  
 پایا۔ میری نبوت سے اللہ کی مراد محض کثرت مکالمہ  
 و مخاطبہ البریہ ہے۔ اور اللہ کی اعنت ہو اس پر جو اس  
 سے زائد کا ارادہ کرے۔ یا وہ اپنے آپ کو کوئی  
 شے سمجھے یا جو حضور کی غلامی سے اپنی گردن کو باہر  
 نکالے ہو۔ اور یقیناً ہمارے رسول خاتم النبیین  
 ہیں۔ آپ پر سلسلہ مرسلین منقطع ہو گیا۔ پس کسی کو  
 بھی یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ہمارے رسول پاک  
 کے بعد نبوت مسئلہ کا دعویٰ کرے۔ اور آپ  
 کے بعد سوائے کثرت مکالمہ اور کچھ باقی نہیں رہا۔







(نثری طبع و شوق)

الحمد لله والمنة لله کہ رسالہ طیبہ مبارکہ

المسماۃ بہ

## شہادۃ القرآن

نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان

مطبع پنجاب پریس سیالکوٹ میں

باہتمام

منشی غلام قادر صاحب

فصیح کے چھپا

اور تو ہر شہادت سے کمال درجہ کے یقین تک پہنچ چکے ہیں کہ یہ بزرگ جن کا نام کشمیر کے مسلمانوں نے  
 یزد آصف رکھ لیا ہے یہ بھی میں اور نیز شہزادہ میں۔ اس ملک میں کوئی ہندوؤں کا لقب ہی کا  
 شہور نہیں ہے جیسے راجہ یا اتوار یا رنگی یا منی دیتہ وغیرہ بلکہ بالاتفاق سب ہی کہتے ہیں اور  
 نبی کا لفظ اہل اسلام اور اسرائیلیوں میں ایک مشترک لفظ ہے۔ اور جبکہ اسوم میں کوئی نبی  
 ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آیا اور نہ آسکتا تھا اس لئے کشمیر کے علمائے باعقائد  
 یہی کہتے ہیں کہ یہ نبی اسلام کے پہلے کا ہے۔ ہاں اس نتیجہ تک وہ اب تک نہیں پہنچے کہ جبکہ  
 نبی کا لفظ صرف دعویٰ قبول کے نبیوں میں مشترک تھا یعنی مسلمانوں اور بنی اسرائیل کے نبیوں میں  
 اور اسلام میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا تو بالظہور ہی تحقیق ہوا  
 کہ وہ اسرائیلی نبی ہے کیونکہ کسی قریبی زبان نے کسی اس لفظ کا استعمال نہیں کیا۔ بلاشبہ اس مشترک  
 کا صحت و دربانوں اور دونوں میں تخصیص ہونا لازمی ہے۔ مگر جو ختم نبوت اسلامی قوم اس سے  
 باہر نکل گئی۔ لہذا اصناف سے یہ بات طے ہو گئی کہ بنی اسرائیل نبی ہے۔ پھر اس کے بعد تو اتریا نبی سے  
 یہ ثابت ہو جاتا کہ یہ نبی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ سو برس پہلے گندا ہے پہلی دلیل پر  
 اور بھی یقین کا رنگ چڑھتا ہے اور نزدیک دلوں کو زندہ کے ساتھ اس طرف لے آتا ہے کہ یہ نبی

ملکوں میں آگئے تھے۔ سوا کسی فرض کی تکمیل کے لئے وہ اس ملک میں تشریف لائے۔  
 قلمبر تیر صاحب فریسی اپنے سفر نامہ میں لکھتے ہیں کہ کئی انگریز محققوں نے اس ملک کو  
 بڑے زور کے ساتھ دیکھا ہے کہ کشمیر کے مسلمان باشندے دراصل ہیرائی میں جو تفرقہ کے  
 وقتوں میں اس ملک میں آئے تھے۔ اور ان کے کہانی پیرے اور بے کرتے اور بعض رسوم اس بات کے

چھوٹے۔ یہی کا لفظ موت و دربانوں کے معنی میں ہے اور دنیا کی کسی اور زبان میں یہ لفظ استعمال نہیں ہوا یعنی ایک لفظ  
 جو ان میں یہ لفظ نبی آتا ہے اور دوسری طرف میں۔ اس کے سوا علم دنیا کی اور زبانوں میں لفظ سے کچھ تعلق نہیں  
 رکھتیں۔ لہذا یہ لفظ جو یزد آصف پر بولا گیا تہ کی طرح گویا رہتا ہے کہ یہ شخص یا اسرائیلی نبی ہے یا مسوی نبی۔  
 مگر ختم نبوت کے بعد اسلام میں کوئی اللہ نبی نہیں آسکتا لہذا تحقیق ہوا کہ یہ اسرائیلی نبی ہے۔ اب جو مدت  
 بتائی گئی ہے اس پر غور کر کے قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اور یہی  
 شہزادہ کے نام سے پکارے گئے ہیں۔ منہ



اے خدا اے چشمہ نوری  
 از کرم با چشم این اُمت کشا  
 یک نظر کن سوئے این رازِ نہال  
 تا رہی اے طالب از وہم و گماں  
 بحمدہ اللہ  
 کہ رسالتِ حسین کا نام

# راہِ حقیقت

حضرت حبیبی علیہ السلام کے صحیح اور سچے موانع کا پر کرتا ہے اور ہمارے سہارا کے شوق  
 کو نصیحتیں کر کے اصل فرض سہارا بناتا ہے

ادبِ مقامِ تادیبِ مطیعِ ضیاءِ سلام علیہ السلام حکیم فضل اللہ صاحب  
 بیوی ملک مطیع چاہا ہے اور تہذیب  
 ۳۰ نومبر ۱۹۹۵ء  
 شائع ہوا

# ایک غلطی کا ازالہ

از

حضرت شیخ مومن عود علیہ السلام



عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اسکے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے۔  
 جردی اللہ فی حل الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے علوں میں (دیکھو براہین احمدیہ  
 ص ۱۷۸) پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ  
 والذین معہ اشداء علی الکفار رجاء بینہم اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا  
 اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ ہے جو ص ۱۷۸ براہین میں درج ہے۔ دنیا میں ایک نیر  
 آیا۔ اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں  
 اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔ سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرتؐ تو  
 خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ  
 بیشک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پڑانا نہیں آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں آتا دیتے ہیں اور پھر اس حالت میں مانگوں بھی  
 ملتے ہیں۔ بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بیشک ایسا عقیدہ تو  
 معصیت ہے اور آیت وَلَکِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ اور حدیث لا نبی  
 بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے  
 عقاید کے سخت مخالفت ہیں۔ اور ہم اس آیت پر استناد کامل اعلان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ  
 وَلَکِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ اور اس آیت میں ایک بیشگوئی ہے جس کی  
 ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔  
 اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو  
 اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرۃ صدیقی  
 کی کھلی ہے یعنی فتاویٰ الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے

تشان نہ ہو اور بدشاہی سلطان اور فوج سپاہ سے بالکل خالی ہو تو مرت یہ کہنے سے کبھی غلام عدو مل گیا ہے اس کی کچھ عزت نہیں ہوگی۔

**نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معصوم اور خاتم الانبیاء تھے**

بہادر تو سی ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ معصوم نبی ہیں کہ

جن پر تمام کلمات نبوت کے ختم ہو گئے ہیں اور ہر ایک طرح کا کمال اور درجہ انہیں پر ختم ہو گیا ہے اور ان پر وہ کمال اور جامع کتاب نازل کی گئی جس کے بعد قیامت تک کوئی اور شریعت نہیں آئے گی۔ وہ ایسی کلام ہے جس پر خدا تعالیٰ کی مقررہ اور جو ہزاروں فرشتوں کے ساتھ اور ان کی حفاظت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی مگر کوئی اہم ہر یکشت ہر یاد می ہو عیب تک وہ اس کے ساتھ مطابقت نہ رکھے گی منجانب اللہ نہیں ضرر سکتی۔ ہاں مگر کوئی اہم یاد می اس کے مطابق ہو اور ساتھ ہی اپنی تائید میں نشانت بھی رکھتی ہو تو سب سے پہلے ہم اس کو قبول کریں گے۔ جہاں متذکر نہیں کہ ایک ذرہ میری جان و حر اکریں۔

### کشف والہامات کی تین اقسام

اہام کشف یا مذہب تین قسم کے ہوتے ہیں۔

① اول وہ جو خدا کی طرف سے ہوتے ہیں اور وہ ایسے شخصوں پر نازل ہوتے ہیں جن کا تزکیہ نفس کامل طور پر پہنچا ہوتا ہے اور وہ بہت سی باتوں اور عورت نفس کے بعد حاصل ہوا کرتے ہیں اور ایسا شخص جذبات نفسانیہ سے بچل اٹک ہوتا ہے اور اس پر ایک ایسی موت وارد ہو جاتی ہے جو اس کی تمام ذہنی آفائشوں کو جلا دیتی ہے جس کے ذریعہ سے وہ خدا تعالیٰ سے قریب اور شیطان سے دور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو شخص جس کے نزدیک ہوتا ہے اسی کی آواز سناتا ہے۔

② دوسرے حدیث انفس ہوتا ہے جس میں انسان کی اپنی متا ہوتی ہے اور انسان کے اپنے خیالات اور آرزوئوں کا اس میں بہت دخل ہوتا ہے اور جیسے شل مشورہ ہے بی کو پیچیدہ روں کی خوابیں وہی باتیں دکھائی دیتی ہیں جن کا انسان اپنے دل میں پہلے ہی سے خیال رکھتا ہے اور جیسے بچے جو دن کو کتابیں پڑھتے ہیں تو رات کو بعض اوقات وہی کلمات ان کی زبان پر جاری ہو جاتے ہیں یہی حال حدیث انفس کا ہے۔

③ تیسرے شیطان اہام ہوتے ہیں۔ ان میں شیطان عجیب عجیب طرح کے دعوے کرتا ہے کبھی منہری تخت دکھاتا ہے اور کبھی عجیب و غریب نظارے دکھا کر طرح طرح کے خوش کن دعوے کرتا ہے۔ ایک دفعہ میر عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کو شیطان اپنے نذیر تخت پر دکھائی دیا اور کہا کہ کوئی تیرا خدا ہوں۔ میں نے تیری عبادت قبول کی۔ اب تجھے عبادت کی ضرورت نہیں رہی۔ جو چیزیں اب اللہ کے لیے حرام ہیں۔ وہ سب تیرے لیے حلال کر دی گئی ہیں سید عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ وہ جو اسے شیطان جو چیزیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حلال نہ ہوئیں وہ



# ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

سیح موعود و مہدی موعود

بانی جماعت مہدیہ

جنوری ۱۹۰۶ء تا مئی ۱۹۰۸ء

جلد پنجم









آکر اس کی توجہ۔ و شاہد کرے اور اس تجربہ و شہدہ کا اقرار غیر کو مزہ بھی چکھا دیا ہو۔  
 مگر نفوس حسد و افسوس سب سے بچنے اس کتاب کی خوبی و بحق اسلام نفع رسانی سے  
 بعض مسلمانوں نے انکار کیا ہے اور یہ حق انجملوں و زقلموں کے مٹکانے  
 سے احسانِ موصف کے مقابلہ میں کفر ن کر کے دکھایا۔  
 مٹکے اس انکار و کفران کا سورہ و موجب سولف کتاب کے وہی الہامات میں جو اس کتاب

+ مفسرہ و لویان و دیوبند کے سنیین۔  
**نوٹ۔ لایق توجہ گورنمنٹ۔** اس انکار و کفران پر ماٹ لودیا  
 کے بعض مسلمانوں کو تو صرف حدود و تہات۔ جسکے ظہری و وسبب ہیں۔ ایک  
 پہلو انکو اپنی جہالت (۱) اسم کی بدایت اس گورنمنٹ نمکشیہ و جہاد و بنیاد کا اقتدار ہے۔  
 اور اس کتاب میں اس گورنمنٹ سے جہاد و بنیاد کو نہایت نکاحی۔ لہذا وہ لوگ اس کتاب کو سولف کو  
 منکر جہاد سمجھتے ہیں اور انکو تعصب و حسالت اسکی معنی مخالفت کو اپنا نہیں فرض خیال کرتے ہیں  
 مگر چونکہ گورنمنٹ کے سیف و اقبال کے خوف سے وہ اپنے منکر جہاد و بنیاد کو کچھ اظہار  
 مسلمانوں کے دہرہ میں بھی انکو کامرنا سکتے ہیں لہذا وہ اس کو کفر کو دل میں کہتے ہیں۔ سولف  
 خاص اشخاص (جسکو یہ خبر پہنچی ہے) کسی پر ظہر نہیں کرتے اور اسکا اظہار و دستگیر باس  
 و سپریشن کرتے اور یہ کہتے ہیں کہ براہین احمدیہ میں غش و ظن اسکو کفر (۲) و حوی  
 اور مذہبی تفسر میں اور توفیق آیات قرآنیہ پائی جاتی ہیں) اسکی اسکا سولف کا فر ہے۔

موقع جلستار بندی و دیوبند پر یہ حضرات ہیں ان میں بھی سولف و منکر جہاد و بنیاد  
 سولف براہین احمدیہ کے لکھ کر لے گئے اور دیوبند و لنگہ و دیوبند و سولف و سولف و سولف  
 ثبت کر کے خاص سولف پر ہے۔ مگر چونکہ کورنگ پناہ سار کو تہا سولف کتاب بہرین احمدیہ  
 میں کچھ اثر پڑا تھا لہذا سولف و دیوبند و لنگہ و دیوبند و سولف و سولف و سولف و سولف  
 اور ان لوگوں کو تکفیر سولف و سولف و سولف و سولف و سولف و سولف و سولف و سولف  
 وہ بہت ناخوش ہوئے اور ملاقات و مان سولف گئے اور کتاہم جرم سولف و سولف و سولف







میں کیلا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے رجوع کروں؟ خدا میری ہی تائید کرے گا مگر  
 نہ اس لئے کہ سب سے میں ہی بہتر ہوں بلکہ اس لئے کہ میں اس کے رسول پر وہی صدق سے  
 ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع  
 ہے مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں تھی وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے حق ہے اور جو اس کے  
 چہرے میں سے فوراً جتنی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے جن کی اس کا کمال ہے اور اسی کے  
 فرید سے ہے اور اسی کا مظہر ہے <sup>۱</sup> اور اسی سے فیضیاب ہے۔ خدا اس شخص کا دشمن ہے جو  
 قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی  
 شریعت چلا تا پاتا ہے اور حضرت علیؑ مدعیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتا بلکہ آپؐ کو جو بننا پاتا ہے۔  
 مگر خدا اس سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور  
 اس کے رسول حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو رقیقت میں تمام انبیاء سمجھتا ہے اور اس کے فیض کا اپنے  
 تمیں نتائج جانتا ہے پس ایسا شخص خدا تعالیٰ کی جناب میں پیار ہو جاتا ہے اور خدا کا پیار یہ ہے  
 کہ اس کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے شرف کرتا ہے اور اس کی حمایت  
 میں اپنے نشان ظاہر کرتا ہے اور جب اس کی پیروی میں کسی کوتاہی ہے تو ایک ظلمی نبوت اس کو  
 خدا کرتا ہے جو نبوت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اس سے کہتا اسلام ایسے لوگوں کے لئے جو اسے تازہ رہنے

۳۴۵

☆ ہر بار یاد رکھو کہ حقیقی اور واقعی طور پر یہ امر ہے کہ ہر سید و مومن حضرت علیؑ مدعیہ وسلم  
 کا تہمید ہیں اور جناب کے بعد مستقل طور پر اپنی نبوت میں ورنہ اپنی شریعت سے ورنہ ان کو دعویٰ  
 کرنے کا ہر شے وہ بے ایمان اور کافر ہیں خدا تعالیٰ نے ان کو یہ حق کیا کہ حضرت علیؑ مدعیہ وسلم  
 کے امت متعدد ہیں انھیں نبوت کے لئے کسی شخص کو جناب کی پیروی اور متابعت کی وجہ سے وہ مرتبہ  
 کثرت مکالمات اور محبت سے پہنچتے ہیں جو اس کے جوہر میں کسی طور پر نبوت کا رنگ پیدا کرنے سے اس طور  
 سے خدا نے میرا نام ہی رکھا ہے نبوت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے نفس میں منہجس ہوئی اور ظلی طور پر نہ اصلی طور پر مجھے یہ  
 نام دیا گیا تھا میں حضرت علیؑ مدعیہ وسلم کے فیض کا کامل نمونہ ہوں۔

# بِشَارِ مَصْحُوبِ رَسَالِ آسْمَانِ فِیْصَلَه

پَرِ حَرَجِ اَوْر اُسکا جَوَابِ اَزِ رِیْزِ آسْمَانِ

نِشَانِ اُنْ کَے بِیْشِ کَہْنِے سَوَاتِ مَحْتِ

شیخ ثناءوی نے جو رسالہ جواب فیضِ آسمانی میں لکھا ہوا اس کے صفحہ ۲۷، ۵۰، ۵۱، ۵۲ وغیرہ میں بہت کچھ لائقِ پیرامہ ہے جس کا کسی طرح لوگوں کی نظر میں نہ رہا اس سے درخواست مقابلہ کو جو حقیقی ایمان کی آزمائش کے لئے میں تندرست و جوان و دلہا کے جمیل لوگوں کی خدمت میں پیش کی گئی تھی غلامِ انصاف ثابت کر کے دکھلا دیں مگر ہر ایک باخبر اور منصف مزاج سمجھ سکتا ہے کہ انہوں نے بجائے اس بات کے کہ ہماری محنت کو اپنے اور اپنے شیخ دہلوی کے سر پر سے دھر کر سکتے اور بھی زیادہ اپنی تحریر سے اس بات کو ثابت کر دیا کہ ان کو تنہائی کی طرف قدم مارنا اور اپنے شیطانِ اولیٰ سے نجات پانا کسی طرح منظور ہی نہیں۔ تمام لوگ جانتے ہیں اور شیخ جی کے کفر نامہ کو پڑھ کر ہر ایک شخص معلوم کر سکتا ہے کہ ان حضرت اور تندرستین نے بڑے اصرار اور قطع اور یقین سے اس عاجز کی نسبت کفر اور بے ایمانی کا فتویٰ لکھا ہے اور وہ جلال اور ضال اور کافر نام رکھا ہے۔ ان الزامات کی نسبت اگرچہ میں نے بار بار بیان کیا اور اپنی کتابوں کا مطلب سنایا کہ کوئی کلمہ کفران میں نہیں ہے نہ مجھے دعویٰ نبوت و خروج از امت اور نہ میں منکر معجزات اور طالع اور نہ لیلۃ القدر سے انکاری ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونیکا قابل اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئیگا نیا ہوا پرانا ہو اور قرآن کریم کا ایک شمشیر یا نقطہ ضروع نہیں ہوگا ہاں ٹھکانہ امت میں گئے جو اللہ



نشان آسمانی

الحمد لله المتكبر

کہ رسالہ شافیہ کا فیر پر مخالفوں کی محبت اور موافقوں کی کلمہ عزیمت و ایمان و عرفانی

موسم بہ

نشان آسمانی

جس کا دوسرا نام

شہادت الملہین

بھی ہے

ایست نشان آسمانی شہرت نبی اگر توانی

یا صوفی خویش را بر طاعت تو بہ کینہ بدنامی

از تالیفات مہدی ذہن وسیع دوران مجید الوقت حضرت میرزا غلام احمد صاحب دینی

جون ۱۸۹۲ء میں

ریز عوانی ماسٹر علی محمد کاتب

ریاض ہند امرا میں چھپا

کے عقیدہ میں جو حدیثوں کی نسبت دہرکتا ہے بدل متغیر اور بیزار جو۔ اور ایسے لوگوں کی صحبت سے  
 حتیٰ التوسیع نفرت رکھیں کہ یہ دوسرے مخالفوں کی نسبت زیادہ برباد شدہ فرقہ ہے۔ اور چاہیے کہ  
 زوہ مولوی محمد حسین کے گروہ کی طرح حدیث کے بارہ میں افراد کی طرف تھکیں اور نہ محمد لشکر کی طرح غریب کی  
 طرف مائل ہوں بلکہ اس بارہ میں وسط کا طریق اپنا مذہب سمجھ لیں۔ یعنی نہ تو ایسے طور کو بلکہ حدیث کے  
 اپنا قبلہ و کعبہ قرار دیں جس کی قرآن متروک اور مجہول کی طرح ہو جائے۔ اور نہ ایسے طور کو ان حدیثوں کو معطل  
 اور لغو قرار دیں جن میں احادیث نبویہ بکلی ضائع ہو جائیں۔ ایسا ہی چاہیے کہ نہ ختم نبوت پر مختصر <sup>ملاحظہ فرمائیں</sup>  
 انکار کریں اور نہ ختم نبوت کے یہ معنی سمجھ لیں جس کے اس اُمت پر کلمات اور مخاطبات الہیہ کا دروازہ  
 بند ہو جائے۔ اور یاد رکھیں کہ ہمارا ایمان یہ ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہی اور بعد اسکے  
 قیامت تک ان معنوں کو کوئی نبی نہیں ہو جو صاحب شریعت ہو یا ملا واسطہ متابعت یا مختصر <sup>ملاحظہ فرمائیں</sup>  
 وحی یا کتاب ہو بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہو اور متابعت نبوی سے نعمت وحی حاصل نہ کیے  
 قیامت تک دروازے کھلے رہیں۔ وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہو کسی منقطع نہیں ہوگی مگر نبوت شریعت  
 والی یا نبوت مستقلہ منقطع ہوگی۔ لا سبیل الیہ الا الیوم القیمة ومن قال انا لست من  
 امۃ محمد صل اللہ علیہ وسلم وادعی انہ نبی صاحب الشریعہ او من دون الشریعۃ  
 و لیس من الامة فمثله کمثل رجل غمر السیل المنہمراً فالتقاہ وراہ و لم یقدر  
 حتی مات۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جس جگہ یہ وعدہ فرمایا ہو کہ آنحضرت علیہ السلام <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> خاتم الانبیاء ہیں  
 اسی جگہ یہ ارشاد بھی فرمایا ہو کہ انہما نبی ووحایت کی کڑی سے اُن صلحہ کے حق میں باپ کے حکم  
 میں ہیں جسکی بذریعہ متابعت تکمیل نفوس کی ہے اور وحی الہی اور شرف کلمات کا انکو بخشا جاتا ہے۔

یہ اسی رات میں ایک الہام ہوا وقت صبح ۲ منٹ اوپر اور یہ ہے: من اعرض عن ذکری ینزلہ بمنزلة  
 فاسقة ملحدة ینزلون فی الدنیا ولا یعبدون شیئاً جو شخص قرآن کو نہ دیکھے گا ہم کو ایک  
 غیث اللہ کے ساتھ مستلک کرے گا مثل لحدانہ نہنگی ہوگی۔ وہ دنیا پر گرے گا اور میری پرستش سے انکار کرے گی  
 عقدرہ ہوگا یعنی ایسی اولاد کا انجام ہوگا اور قہر اور تقویٰ نصیب نہیں ہوگا۔ صلاً





بسم الله الرحمن الرحيم

# الذکر الحکیم نمبر ۴



ڈاکٹر عبدالحکیم خان پشیا لوی

پہنر خصوصاً لاہور و سرسہ کے علم کی تصدیقات بھی موجود ہیں۔

٩. رجم الشياطين برد اغلوطات الغرايين (١٨٨٩)

یہ کتاب عربی زبان میں ہے جس کو مولانا قصوری برصغیر نے اپنی کتاب  
"تحقیقات انجیریہ سے قصص نبیہ اور صحائف میں شریعتیں" نامہ شریعت سے تصدیقات  
مامل کیں جس میں مولانا رحمت اللہ کی نوں نقلی برصغیر میں بھی تصدیق موجود ہے۔ اسی  
کتاب کے ذریعہ مولانا رحمت اللہ کی تصدیق ازبکستان سے وقف ہوئے۔ اور یہ کتاب  
مرزا قادیانی کو کھٹکتی تھی جس کا انہیں رخصۃ بانی نے اس طرح کیا "مولوی غلام انجیر قصوری  
وہ برک حق مسلمان نے میرے نظریات کے معطل سے کفر کے قتلے منکوائے حق۔"

[illegible]

۲. فتح رحمانی بہ دفع کید کادیانی (۳۱۴ھ)

مولانا قسوری نے اس مہر کی یہ کتاب قادیان سے ایک شہر کے جواب میں  
معمول کی یہ تصنیف ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کہ جب کی ایف معرکہ الاراء کذب بیانی نے  
اس سے اور قادیانیوں کے لیے یہ کتاب کو ایف تاریخی معرکہ الاراء کتاب بنادیا ہے۔

### میرا دھال کا ایک اور چھوٹ

مولا نا قصوریہ پر رفاہیوں کے لئے شش وارے وقت مرزا نواز صاحب مولانا  
قصوریہ سے اپنا وقتہ کا دیانت کے انتیصال میں اول روز سے ہی معروضات مل تھے اور وہاں  
مرزا سب کی حیات میں آپ کے متعلق ہونے سے گریز کرتا رہا جیسا کہ آپ نے اپنی  
سے طام پہ ہوتا ہے کہ وہ ہم ملو جیسا کہ ہم نے طام سے تحقیق جھگریہ کا مل سلی یا اس کی غرض استیجاب  
ہوئی حقیقت حال احمدی ملو جیسا ہے۔ مگر کسی صاحب کے پاں اصل شریاب یا اس کی غرض موجود ہو اور  
رفا کا دیانت پر حضرت عبد العزیز اور کتب ہوں تو کسی صاحب کا یہاں۔

مسیح اپنے خواص میں عام انسانوں کے خواص جگہ تمام انبیاء کے خواص سے مستثنیٰ اور نزار ہے۔ کیونکہ جبکہ ایک افضل البشر جو مسیح سے چھ سو برس پیچھے آیا تھوڑی ہی عمر پا کر فوت ہو گیا اور تیرہ سو برس اس نبی کریم کے فوت ہونے پر گزر بھی گئے مگر مسیح اب تک فوت ہونے میں نہیں آیا تو کیا اس سے یہی ثابت ہوا یا پتہ اور کہ مسیح کی حیات و ازم بشریت سے بڑھی ہوئی ہے۔ پس حال کے علماء اگرچہ بظاہر صورت شرک سے ہیزاری ظاہر کرتے ہیں مگر مشرکوں کو مدد دینے میں کوئی وقتہ انہوں نے اٹھا نہیں رکھا۔ غضب کی بات ہے کہ اللہ جلّ شانہ تو اپنی پاب کلام میں حضرت مسیح کی وفات ظاہر کرے اور یہ لوگ اب تک اس کو زندہ سمجھ کر ہمارے باہر بیٹھا رہتے اسلام پہلے برپا کر دیں اور مسیح کو آسمان کا حسی و قیوم اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم لوزمین کا مردہ ٹھہرا دیں حالانکہ مسیح کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح پر لکھی ہے کہ مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ یعنی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد جتنی میرے مرنے کے بعد آئے گا اور نام اس کا احمد ہوگا۔ پس اگر مسیح اب تک اس عالم دہستانی سے گذر نہیں کیا تو اس سے ازم آتا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اب تک اس عالم میں تشریف فرما نہیں ہوئے کیونکہ نص اپنے کھلے کھلے الفاظ سے بتا رہی ہے کہ جب مسیح اس عالم دہستانی سے رخصت ہو جائے گا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم جسمانی میں تشریف لائیں گے۔ وجہ یہ کہ آیت میں آنے کے مقابل پر جانا بیان کیا گیا ہے اور ضرور ہے کہ آنا اور جانا دونوں ایک ہی رنگ کے ہوں۔ یعنی ایک اُس عالم کی طرف چلا گیا اور ایک اُس عالم کی طرف سے آیا۔ پھر دوسری گواہی حضرت مسیح کی انکی وفات کے بارے میں آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي میں صریح صریح درج ہے جس کی آنکھیں



کے یہ معنی کئے تو کہاں سے سمجھا گیا کہ پہلے معنی سے انکار کیا ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ شیعہ عقروں نہیں گھٹایا؟ کیا اس زمانہ کی عبادات ثواب میں بڑھ کر نہیں تھیں؟ کیا اس زمانہ میں نصرت دہی کے لئے فرشتے نازل نہیں ہوتے تھے؟ کیا روح الامیں نازل نہیں ہوتا تھا؟ پس تک سہرہ کو لیلۃ القدر کے تمام آثار و انوار و برکات اس زمانہ میں موجود تھے ایک غلط فہمی موجود تھی جس کے دور کرنے کے لئے یہ انوار و علامتیں صریح الامین اور طبع طرح کی روشنی نازل ہو رہی تھی پھر اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مقدس زمانہ کا نام بھی الہام الہی کے سلسلۃ القدر ظاہر کیا گیا تو اس سے کوئی قباحت لازم نہ تھی؟ جو شخص قرآن شریف کے ایک معنی کو مسلم رکھ کر ایک دوسلہ لطیف کتبہ اس کا بیان کرتا ہے تو کیا اس کا نام محدود رکھنا چاہیئے؟ اس خیال کے آدمی جو مشہد قرآن شریف کے دشمن اور اس کے احکام کے منکر ہیں۔

(۱۰) سوال۔ علامہ جبریل علیہ السلام کے وجود سے انکار کیا ہے یا ان کو شخص حرام میں صرف کو اکب کی قوتیں ٹھہرایا ہے۔

امّا الجواب یہاں کا دھوکا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مابعد علامہ جبریل علیہ السلام کے وجود کو اسی طرح ماننا ہے جس طرح قرآن اور حدیث میں وارد ہے۔ علامہ جبریل علیہ السلام قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی نزول کے علامہ کے احرام سماوی کے علاوہ تعلقات پائے جاتے ہیں مابعد جو کام خاص طور پر انہیں سپرد ہو رہا ہے اسی کی تشویش رسالہ توضیح مہرام میں اور بھی مشنوی سخن اہل دل مگو کہ خلافت سخی شناس نزدیک را خطا و تجاوز است

(۱۱) سوال۔ رسالہ فتح اسلام میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

امّا الجواب۔ نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ محدثیت بھی ایک شعبہ قویہ نبوت کا اپنے اندر رکھتی ہے۔ جس حالت میں روایات محدث نبوت کے چھالیس اصول میں سے ایک حصہ ہے



卷之四

四庫全書

卷之四

四庫全書



فَتْحِ رَحْمَانِ  
بَدَّافِ  
کِنْدِ کَاثِبَانِ  
(کنہ خفیہ : ۱۳۹۵ / ۱۳۸۵ھ)

== تصنیف : لطیف ==

حضرت علامہ مولانا مفتی غلام دوستگیرہ شمس المصطفوی  
کوئٹہ مدرسہ مفتوحہ دینی تعلیمی جمہوریہ قائد اعظم





فَتْحِ رَحْمَانِ  
بَدَّافِ  
کِنْدِ کَاثِبَانِ  
(کنہ خفیہ : ۱۳۹۵ / ۱۳۸۵ھ)

== تصنیف : لطیف ==

حضرت علامہ مولانا مفتی غلام دوستگیرہ شمس المصطفوی  
کوئٹہ مدرسہ مفتوحہ دینی تعلیمی جمہوریہ پاکستان

وَاِخْذُ نَفْسَكَ مِنَ الْغَيْظِ بِقَدْرِكَ الَّذِي اَنْزَلَكَ مِنْهُ لَعَلَّكَ تَمْتَازُ  
میں حضرت مسیح بھی شامل ہیں اور جسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان و ایمانوں نے اقرار کیا کہ ہم ایمان لائے اور پھر جب آیت وَاسْتَعْظِرْ ذُلُّ ذُنُوبِكُمْ وَاللَّهُ مَنَّانٌ کو اس کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے اور تب سرا و نحوذا اللہ جہم لیا جائے تو حضرت عیسیٰ بھی اس آیت کے دوسرے مجرم ٹھہرو گئے کیونکہ وہ بھی اس آیت کے دوسرے جن میں داخل ہیں جو آنحضرت پر ایمان لائے پس بلاشبہ وہ بھی مذنب ٹھہرے۔ یہ مقام عیسائیوں کو فوسے دیکھنا چاہئے پس ان آیات سے بوضاحت تمام ثابت ہوا کہ اس جگہ ذنوب مجرم نہیں ہے بلکہ انسانی کمزوری کا نام ذنب ہے جو قابل الزام نہیں بلکہ حقوق کی غفلت کے لئے ضروری ہے کہ یہ کمزوری اس میں موجود ہو اور کمزوری کا نام اس لئے ذنب کھلا ہے کہ انسان کی غفلت میں طبعاً یہ قصور اور کمی واقع ہے تاہم ہر وقت خدا کا علاج وہ ہے اعتدال کمزوری کے دبائے کیلئے ہر وقت خالص طاقت ملتا ہے اور ہمیں کچھ شک نہیں کہ بشری کمزوری ایک ایسی چیز ہے کہ اگر خدا کی طاقت اسکے ساتھ شامل نہ ہو تو تیجاً اسکا بجز ذنب کے اور کچھ نہیں پس جو چیز مؤمل الی الذنب ہے بطور استعارہ اسکا نام ذنب کھا گیا اور یہ معلوم شائع معارف ہے کہ جو اعراض بعض امراض کو پیدا کرتے ہیں کبھی انہیں اعراض کا نام امراض کھدیجے ہیں پس کمزوری غفلت بھی ایک مرض ہے جسکا علاج استغفار و عرض خدا کی کتاب نے بشریت کی کمزوری کو ذنب کے محل پر استعمال کیا ہے اور خود گواری ہی وی ہے کہ انسان میں غلطی کمزوری ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے خَلَقَ الْاِنْسَانَ ضَعِيفًا كَلْبَةً انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے یہی کمزوری ہے کہ اگر الہی طاقت اسکے شامل نہ ہو تو انواع اقسام کے گناہوں کا موجب باقی ہے پس استغفار کی حقیقت یہ ہے کہ ہر وقت اور ہر دم ادھر ان خدا سے دعا کی جائے اور اس سے درخواست کی جائے کہ بشریت کی کمزوری جو بشریت کا ایک ذنب ہے جو اس کے ساتھ لگا ہوا ہے ظاہر نہ ہو سہو دست استغفار دلیل اس بات پر ہے کہ اس ذنب پر فتح پائی اور وہ علم میں نہ آسکا اور خدا کا دروازہ اسکو کھولا یا اس جگہ یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ استغفار کا فعل مفرع نکلا ہے اور اس کے اصل معنی دبانے اور نکالنے کے ہیں یعنی یہ درخواست کرنا کہ بشریت کی کمزوری ظاہر ہو کہ نقصان پہنچا سکے اور وہ ڈھکی رہے کیونکہ بشر چونکہ خدا نہیں ہے اور نہ خدا سے مستثنیٰ ہے اس لئے وہ اس بچہ کی طرح ہے جو ہر قدم میں ناکام نتائج ہے تاہم اسکو گرنے سے بچاؤ اور ٹھوک سے محفوظ رکھنے کی سیاحت یہ بھی ہر قدم میں خدا کا نتیجہ ہوتا ہے تاکہ

اگر لوگوں میں نور خدا پائو گے تو میں طور شلی کا بتایا ہوں

# ریو یو آف دیر لمجنز

ذہنی کے انداز پر

شعبہ ۱۹

فہرست مضامین

اجہ لداول

نمبر (۵)

۹۳	(۱۶) ضرورت شفاعت	۱۵۵	(۱۱) حضرت انبیا و علیہم السلام
۱۹۳	(۱۷) قرآن شریف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت کا ثبوت	۱۵۸	(۱۲) حضرت آدم علیہ السلام میں تعلیق
۱۹۸	(۱۸) جیسا نبیوں کا خدا	۱۶۱	(۱۳) قرآن شریف سے ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمالیت
۲۰۵	(۱۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل اسلم	۱۶۴	(۱۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کمالیت
۲۰۷	(۲۰) مسیح موعود کا ظہور	۱۶۷	(۱۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کمالیت
۲۰۸	(۲۱) حضرت یحییٰ علیہ السلام کی کمالیت		

## انجمن استاعت الاسلامیہ قادیا

نور احمدیہ پریس فارمان دارالامان میں چھپوا کر

۱۹۱۹ء کو شائع کیا

چند سالوں بعد کھولنے کے لئے ہر سال (۱۹۱۹ء) کو شائع کیا

حاکم کے خوف سے اپنے تمام فتووں کو برہادر کیا اور حکام کے سامنے اقرار کر دیا کہ  
میں آئندہ اپنی کافر نہیں کہوں گا۔ اور نہ ان کا نام و تہلیل اور کاذب رکھوں گا۔  
پس سوچنے کے لائق ہے کہ اس سے زیادہ اور کیا ذلت ہوگی کہ اس شخص نے  
اپنی عمارت کو اپنے ہاتھوں سے گرایا۔ اگر اس عمارت کی تعمیر پر بنیاد ہوتی۔ تو  
ممکن نہ تھا کہ محمد حسین اپنی قدیم عادت سے باز آجائے۔ بل یہ سچ ہے کہ اس  
لوٹس پر میں نے بھی دستخط کئے ہیں۔ مگر اس دستخط سے خدا اور مسکینوں  
کے نزدیک میرے پر کچھ الزام نہیں آتا۔ اور نہ ایسے دستخط میری ذلت کا  
موجب ٹھہرتے ہیں۔ کیونکہ ابتدا سے میرا ہی مذہب ہے کہ میرے دعوے  
کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا۔ ہاں ضال اور  
جادو صواب سے مغرور ضرور ہوگا۔ اور میں اس کا نام بے ایمانی نہیں رکھتا۔  
بلکہ میں ایسے سب لوگوں کو ضال اور جادو صدق و صواب سے دور سمجھتا ہوں  
جو ان سچائیوں سے انکار کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ نے میرے پر کھولی ہیں۔ میں

یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعوے کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا صرف حق تعالیٰ  
کی مشیت ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے فریت اور احکام جدیدہ دلاتے ہیں۔ لیکن صاحب الشریعت  
باسو اچس قدر ظہم اور غمزدہ ہیں کہ وہ کسی بھی جناب الہی میں اعلیٰ شایر رکھتے ہوں اور غلط  
مکالمہ الہی سے مرزا ہوں۔ میں کے انکار سے کوئی کافر نہیں بنجاتا۔ ہاں یہ قسمت ہے کہ جو  
ان سچائیوں کا انکار کرتا ہے وہ اپنے انکار کی شامت سے جی بدی سخت بل ہوتا جاتا  
ہے۔ یہاں تک کہ ان سچائیوں کے انکار سے عقود اور جانتا ہے اور یہی سادیت نبویہ  
سے مستنبط ہوتا ہے کہ انکار اولیاد اور حق سے دشمنی رکھنا اقل انسان کو غفلت اور  
دنیا پرستی میں ڈالتا ہے اور پھر اعمال حسد اور افعال صدق اور اخلاص کی ان سے توفیق  
چھین لیتا ہے۔ اور پھر آخر سلب ایمان کا موجب ہو کر دینداری کی اصل حقیقت اور منہ سے  
انکو بے نصیب اور بے پروہ کر دیتا ہے۔ اور یہی معنی ہیں اس حدیث کے کہ من حاددا



بلشب ایسی بدیہی کو حلاوت کی آلودگی سے مبتلا سمجھتا ہوں جو حق اور راستی سے منحرف ہے۔ لیکن میں کسی کلمہ کو کا نام کافر نہیں رکھتا جب تک وہ میری تکفیر اور تکذیب کر کے اپنے تئیں خود کافر نہ بنا ليوے۔ سو اس معاملہ میں ہمیشہ سے سبقت میرے مخالفوں کی طرف سے ہے کہ انہوں نے مجھ کو کافر کہہ دیا۔ میرے لئے فتویٰ طیار کیا۔ میں نے سبقت کر کے حق کے لئے کوئی فتویٰ طیار نہیں کیا۔ اور اس بات کا وہ خود اقرار کر سکتے ہیں کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمان ہوں تو مجھ کو کافر بنانے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ انہر ہی ہے کہ وہ خود کافر ہیں۔ سو میں حق کو کافر نہیں کہتا۔ بلکہ وہ مجھ کو کافر کہہ کر خود فتویٰ نبوی کے نیچے آتے ہیں۔ سو اگر مسٹر ڈوئی صاحب کے زور و دھم نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ میں انکو کافر نہیں کہوں گا۔ تو واقعی میرا یہی مذہب ہے

۱۳۱

وَلَيَالِي فَقَدْ أَذْنَتْهُ لِحُبِّبٍ بَعْدَ حَبِيبٍ عَلِيٍّ كَادَتْ تَنْفَسُ قَوْسِي أَسْ كُفَّاهُ جَلَّ جَلَّ  
 بس اب میری لڑائی کے لئے طیار ہو جا۔ اگرچہ اوائل عداوت میں خداوند کریم و رحیم کے آگے  
 ایسے لوگوں کی طرف سے کسی قدر عدم معرفت کا جذبہ ہو سکتا ہے۔ لیکن جب اس ولی اللہ کی  
 تائید میں ہماروں طرف سے فتنوں کا ہر پھلنے شروع ہو جاتے ہیں اور نور قلب اس کو  
 شناخت کر لیتا ہے اور اسکی قبولیت کی شہادت آسمانی اور زمینی دونوں کی طرف سے  
 ہر آواز بلند کافلوں کو سنائی دیتی ہے تو فوجہ باشد اس حالت میں شخص عداوت اور عداوت سے  
 باز نہیں آتا اور طریق تقویٰ کو بیکل الوداع کہہ کر دل کو صفت کر لیتا ہے اور عداوت دشمنی سے  
 ہر وقت در پے ایذا رہتا ہے۔ تو اس حالت میں وہ حدیث مذکورہ بالا کے ماتحت آجاتا  
 ہے خدا تعالیٰ بڑا کریم و رحیم ہے وہ انسان کو جلد نہیں پکڑتا۔ لیکن جب انسان نا انصافی اور  
 ظلم کرتا کرتا جس سے گزر جاتا اور ہر حال اس حملت کو گراتا چاہتا ہے اور اس باج کو بھلونا  
 چاہتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے طیار کیا ہے۔ تو اس صورت میں ظلم ہے  
 اور جب سے کہ سلسلہ نبوت کی بنیاد پڑی ہے عداوت اللہ ہی ہے کہ وہ ایسے شخص کا دشمن



# روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام







لئے ہماری طرف سے مجبوراً مجھے برائے ہم نے اس کو اپنے پہلے شہداءوں میں بہت غیرت دلائی۔ اور  
غیرت دینے والے الفاظ استعمال کئے مگر کچھ ایسا دھڑکا اس کے دل میں پیدا کیا تھا کہ وہ سر  
نہ اٹھا سکا۔ پھر ہم نے نہایت الماح اور انکسار کے ساتھ یسوع کی عزت اور مرتبہ کو یاد دلا کر  
قسم دی اور جہاں تک الفاظ ہمیں ملی سکے ہم نے اس بات پر زور دیا کہ وہ اس پرستان کو جو ہم پر  
لگتا ہے ثابت کرے یہ قسم کھائے لیکن وہ ان بدعت جھوٹوں کی طرح چوڑپ راجین کا کانشس ہر  
وقت ان کو ملامت کرتا ہے کہ تم خدا کی لعنت کے نیچے کا دروازی کر رہے ہو یہ یقیناً اس کو یہ نفرت  
کھا گیا کہ حقیق کرانے کے وقت اس کے جھوٹے منصوبہ کے تمام پر وال گر جائیں گے اور قسم  
کھانے کی حالت میں خدا کا قہر اس پر نازل ہوگا۔ سو اس نے نہ ناشی کی اور نہ قسم کھائی۔

گھبرائے گا۔ اور بدعت میں کوئی تخیل پیدا کرے گا اس حکم میں کچھ تغیر و تبدل کر دیا۔ پس بلاشبہ  
وہ سب کذاب کا ہوا ہے۔ اور اس کے کاروبار میں کچھ شک نہیں۔ ایسے طبیعت کی نسبت کیونکر کہہ  
سکتے ہیں کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے ؟

لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ جیسا کہ آگے میں بیان کیا ہے بعض بدعت خدا کے اہلکات میں ایسے  
الفاظ مستعمل ہیں کہ اگر پر اس کے بعض میں اس کی نسبت استعمال ہوتے ہیں اور وہ حقیقت پر  
عمل نہیں ہوتے۔ سداً جھوٹا ہے جس کو انان متعجب اور طنز کبھی کرنے گئے ہیں۔ انہوں نے یہ سچا  
کہ ہم جس طرح اس میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ذکر ہے وہ انہی بھڑی مغزوں کے دوسرے ہیں  
مغیر کہ اس کی بھڑی مغز میں ایک بھول ہے۔ وہ خدا کے لیے کہ ہے۔ وہ خدا کا پیارا ہے اور نبی کریم۔

قول نما۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کاسیر اپنی بیٹی پر ہمارا رافانی کتاب  
اشہادۃ القربان میں ذکر فرمایا ہے دیکھو، تم میری بیٹی کے والد کی موت کی  
بے شکوئی اور نیکو پریشانی کی موت کی نسبت میں خبری اب بخیر خود بخود کہہ نہیں گے۔ کہ وہ  
سچ دہرائی ہے یا دھڑکے فریاد ؟

اقول۔ میں کہتا ہوں کہ نیکو کی بے شکوئی کی یہ سداً تو ایسی بدعت باقی ہے سو اس کا ذکر ہمیں نہ وقت  
اس آتم اور شریک اور خدا اور شریک کی نسبت جو بے شکوئی تھی اس کی حد گزرنی ہے وہ حقیقت  
یہ وہ بے شکوئی نہیں بلکہ عجز کی موت کی نسبت دوسری اور شریک اس کے مدار کی موت کی نسبت  
سوا آخر میں جو بے شکوئی کے بعد وہ بے شکوئی ہو گیا اور ایک آنکھیں رکھنے والا ہو سکتا ہے کہ بے شکوئی

## دینی خدمت کا قابل تقلید نمونہ

سنہ خرب یا ونہیں غالباً سنہ ۱۹۲۱ء تھا، حکیم الامت تھانویؒ کی محفل خصوصی میں نماز پاشت کے وقت حاضری کی سعادت حاصل تھی ذکر مرزا سے تادیبانی اور ان کی جماعت کا تھا اور ظاہر ہے کہ ذکر ذکر غیر نہ تھا حاضرین میں سے ایک صاحب بڑے جوش سے بولتے حضرت ان لوگوں کا دین بھی کوئی دین ہے نہ خدا کو مانیں نہ رسول کو حضرت نے مٹا لہجہ بدل کر ارشاد فرمایا کہ یہ زیادتی ہے، توحید میں ہمارا ان کا کوئی اشتقاق نہیں، اختلاف رسالت میں ہے اور اس کے بھی صرف ایک باب میں یعنی عقیدہ ختم رسالت میں بات کو بات کی جگہ پر رکھنا چاہیے جو شخص ایک جرم کا مجرم ہے یہ تو ضرور نہیں کہ دوسرے جرائم کا بھی ہو۔ ارشاد لے آنکھیں کھل دیں اور صفات نظر آنے لگا کہ:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَا نُتَوَّم عَلَىٰ أُنْ لَا  
تَعْدِلُوا أَعْدِلُوا قُرْبًا لِلتَّقْوَىٰ-

اے مسلمانوں! کسی گروہ کی مخالفت تم کو اس پر نہ آمادہ کر دے کہ تم بے انصافی پماتر آؤ۔ انصاف پر قائم رہو کہ یہی قرین تقویٰ ہے۔  
کے حکم پر عمل کے کیا معنی ہیں۔ یہ موضوع اسی ایک بار نہیں بار بار مختلف مصیبتوں میں چھڑا مولانا نے حبیب جبہ تنقید فرمائی علمی اور بلند ہی رنگ میں فرمائی۔ غلاں آیت قرآنی کی کیسی بودی تاویل کی ہے۔ بخاری کی غلاں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ  
هُمُ الْمُتَّقُونَ

و اور جو کول بھی بات دیا اور جس نے اس کو سچا ثابت کیا وہی پس متقی

# سچی باتیں

از

موتیہ

علامہ عبدالمجید ریابادی (رحمہم)

حکیم ہلال اکبر آبادی

نفیس اکیڈمی

اسٹریچن روڈ - کراچی ۷

کی تھی۔ جیسا یوں نے اس سے روح القدس مراد لی۔ حالانکہ الحقیقت اس سے حضرت نبی کریم  
مراد تھی۔ لفظ فارقلیط سے اللہ غفار قاری اور لیط سے مرکب ہے لیط شیطان کو کہتے ہیں  
غرض یہ بروی غطرناک غلطی ہے۔ جو انبیاء کی بعثت کے وقت لوگ کھایا کرتے ہیں۔ یعنی استعارات  
کو حقیقت پر اور حقیقت کو استعارات پر محمول کر لیتے ہیں۔

بعد ازاں حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت یحییٰ صاحب کی ایک رو یا سنائی جو انہوں نے  
گزشتہ شب دیکھی تھی۔ اور وہ یہ ہے۔ "اپنے دیکھا۔ کہ وہ پہر کے بعد ظہر کے وقت جس وقت کہ  
یہ تھے عموماً بنالہ سے قادیان پہنچتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کچھ اسباب اور دوسرے لیکر گئے ہیں  
اور حضرت یحییٰ صاحب کو دئے ہیں۔ اُسی وقت مرزا غلام قادر صاحب (حضرت مسیح موعودؑ کے  
برادر کلاں مرحوم) آگئے ہیں اور ان کے ہمراہ رحمت اللہ (حضرت مسیح موعودؑ کے والد مرحوم) کا  
خٹاں بھی ہے۔ اس پر حضرت یحییٰ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ سے دریافت کیا۔ کہ ان کے  
کھانے کا کیا انتظام ہو گا۔ (اس خیال سے کہ ان کا گھر دوسری طرف ہے۔ اور یحییٰ بھی موجود  
ہے۔ جن سے آپ کا موجودہ صوت میں بجلی انقطاع ہے) اس کے جواب میں حضرت مسیح موعودؑ  
نے فرمایا کہ وہ حاصل وہ مر گئے ہیں۔ اور وہ دونوں گھروں کے دیکھنے کیلئے آئے ہیں۔ حضرت  
یحییٰ صاحب نے فرمایا کہ رحمت اللہ خاص آپ سے ملنے کیلئے آیا ہے۔ پھر منظور علی ایک لڑکا ایک  
پوٹلی پر دل کی اُس دوسرے گھر میں ہمارے ہی مکان کی سیر جیوں میں سے گذر کر اُس طرف کو  
لے گیا ہے۔ جسے انہوں نے کھولا تو اس پوٹلی میں سیاہ بولی اور سفید زمین کی ایک چھینٹ تھی۔  
اس کے بعد ان کا باقی اسباب بھی ادھر ہی آگیا۔ جس پر محسوس ہوا کہ منظور علی جو پوٹلی ادھر لے  
گیا تھا وہ بھی غلطی سے لے گیا تھا۔ وہ حاصل وہ بھی ادھر ہی کی تھی۔ اس کے بعد ان کے کھل گئی  
حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ اس رو یا کے بعض اجزاء میری کل والی رو یا سے ملتے ہیں۔ پھر  
فرمایا کہ غلام قادر میں جو قادر کا لفظ ہے۔ اس کا تعلق دونوں گھروں سے ہے۔ مگر رحمت اللہ  
مقصود اسی گھر سے ہے۔ پھر سیر سے واپسی پر اپنے اپنا ایک تازہ الہام سنایا۔ "نواب مبارک علی  
بعد ازاں پیر سراج الحق نے اپنا ایک رو یا سنایا۔ اور آپ اندرون خانہ تشریف لے گئے۔ اسی  
دن بعد نماز شام آپ ہرزا فدا بخش صاحب سے ان کی کتاب عمل مصطفیٰ سنتے رہے۔  
(و حکم جلد ۵۷)

۲۰ نومبر ۱۹۰۷ء۔ صبح کی سیر میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ "جب انسان حجت اللہ کے



لو اے ماپنے ہر سینہ خواہ بود  
نئے رستہ نمایاں بنام ما باشد

# ملفوظاتِ احمدیہ

حصہ سوم

جس میں

سیدنا و مرشدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود  
مدی معہو علیہ السلام، مجدد صدی چہارم کے مبارک ملفوظات

نومبر ۱۹۰۱ء سے اپریل ۱۹۰۲ء تک

فکار محمد منظور الہی نمبر احمدیہ نجم کاشاعت اسلام لاہور

مطبوعہ مسلم پرنٹنگ پریس - لاہور

کے لئے اگر کوئی شی یا کتاب میری نام و نسب پر کی شکیں تو میری رشتہ داروں سے تو بلاشبہ ہے  
 کہ اس کی سزا کی ہر ایک جزئی ضمانت حاصل ہے کیونکہ اس کی حکومت عالم ہے  
 اور اس کی راس میں جس سے اس کو طیل ہر تمام حالت و فرقوں کے دوام و دور کرنے کیلئے  
 مقرر ہوئے ہر حکمت و مصلحت کے مطابق گئی ہے جو کسی کی حرم کو کسی کی سکونت کی بھی کیا ہو  
 بلکہ یہ خود شے کے کف و علم میں لایا گیا ہے۔ اور بالکل آزاد و بے تعلیم

قرآن کریم کے لئے شے کی کفری زبان میں نہایت ہی آسان طور سے ثابت  
 ہوتا ہے کہ تفسیر کریم اپنے کلام و کلمات میں فرما ہے کہ اس آیت کو اسی طور سے  
 ملاحظہ کی جائے گی اور اسی طرح اس آیت میں لکھے آئی کے حال کو دیکھ جائے  
 تھے۔ اب ظاہر ہے کہ الی کتاب کے علماء کا کفار کے کفر میں ہر امر پر جو احادیث و تفسیر  
 سے مندرجہ آیت کے آقا تھا۔ سچ و حقیقت آخری ایضاً حونی علیہا السلام کا تھا۔ لہذا  
 حسب و حدیث قرآن کریم ضرور تھا کہ اس آیت کے لفظ کا خاتمہ تھا کہ یہی ہوا اور یہی  
 امر وہی شریعت کا ابتدا و موعظ سے جو یہ آیت کی رو سے ہے ایسا ہی اس آیت  
 کے لئے ہو ملاحظہ لہذا کرتے۔

تو احادیث میں جو نقل کی ہیں حرم کا لفظ ہے ہمیں میں یہ لفظ ہم لکھ گئے  
 ہیں کہ نقل لکھا ہے۔ حقیقت اس کی نقل ہر آیت میں ہے۔ اور یہ ہر شے میں ہے  
 علیہ وسلم کے حق میں لکھے گئے طور پر قرآن شریف میں آیا ہے۔ قد اسل اللہ الیہ  
 و عجلتہ و عجلتہ تو کیا اس کے یہ کہ یہ تھا کہ یہ کہ حقیقت ان کے لئے علیہ وسلم  
 آسمان سے ہی اتر گئے تھے۔ بلکہ قرآن شریف میں یہ بھی آیت ہے۔ وان من شیء  
 الا عندنا خزائنه و ما ننزلہ الا بقدر معلوم یعنی دنیا کی تمام چیزیں  
 کے ہمارے پاس خزانے میں ہیں۔ تو بقدر ضرورت و مقتضائے مصلحت و حکمت ہم ان کو  
 اُنکے لئے ہیں۔ اس آیت کے صاف طور پر ثابت ہوا کہ ہر ایک چیز جو دنیا میں پائی جاتی

نوریک مسیح اسرار کی ہے کہ وہ جس آیت کیلئے بھی ایک کھڑکی تھی ہے پس جب قرآن کے بعد بھی ایک حقیقی نبی آیا اور وہی نبوت کا سلسلہ شروع ہوا، آپ کو کہہ شتم نبوت کیونکر اور کیسا ہوا۔ کیا نبی کی وہی وہی نبوت کہہ سکتے ہیں یا کچھ اور کیا یہ عقیدہ ہے کہ تمہارا فرضی مسیح وہی ہے مگر بے نصیب ہو کر آئے گا؟ تو بکرو اور خدا سے ڈرو اور جس سے مت بڑھو اگر اہل سخت نہیں ہو سکتے تو اس قدر کہیں طبری سے کہ خود خود اچھے شخص کو کافر بنا یا ہوتا ہو جو انصاف سے اللہ علیہ وسلم کو حقیقی مصطفیٰ کی صفات سے خاتم النبیین سمجھتا ہے اور قرآن کو خاتم الکتب تسلیم کرتا ہے۔ تمام نہیں پڑا یہوں کا جہاد الہی قبل جہاد شریعت کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا ہے۔

اسے مغتری لوگوں میں سے کسی نے کہا ہے میں نہیں کی نہیں ہے کسی عقیدہ صیح کے برخلاف نہیں کہا۔ اگر تم خود سمجھو تو میں کیا کروں۔ تمہارا دل جو کہ جڑی فضیلت ایک ادنیٰ شہید کو ایک بڑے نبی پر ہو سکتا ہے۔ اور یہ کہ چکر میں جا کا حاصل ایضاً مسیح سے کم نہیں ہو سکتا مگر یہ کفر نہیں ہے خدا کی نعمت کا شکر ہے۔ تم مولد کے سردار کو نہیں جانتے اس لئے کہ کہتے ہو۔ اُس کو کیا کہو گے جو کہ گیا تھا انصاف میں بعض الابیہ اگر میں تمہاری نظر میں کافر ہوں تو میں ایسا ہی کافر جیسا کہ میں مریم یہودی فیصلہ کی نظر میں کافر تھا میرے پاس خدا کے فضل کی اس سطحی حد کہ بائیں میں مولا تائی برداشت نہیں کر سکتے خوب یاد رکھو کہ مجھ کو کافر کہنا آسانی نہیں تم نے ایک بھاری جو سر پر اٹھایا جہاد تم سے ان سب باتوں کا جواب ہے چاہئے گا!!!

اسے اہمیت لوگوں نے کہاں گئے۔ وہی نہیں ہوتی براہِ اعلیٰ نہیں جو تم میں نہیں۔ مگر تم میں ایک ذرا بھی نیکی یعنی تو خدا نہیں خلق کر کے رکھی کہ تمہارا وقت ہے اور بہت سالی پہ کچھ چمکے ہو بلا آواز۔ کیا خدا سے اُس سے کوئی طرح لالائی کر گئے جو نورِ آد کے آگے سے نہیں چوٹ جاتا یہاں تک کہ ملے سے جیسا ہاتھ مارا کھلا جاتا ہوا اور آخر چٹیل چمک پھرا اور نورِ آد سے انکریں پر گر پڑا ہو۔ جو دیوں نے لالائی سے کیا لیا اور تم کیا لو گے؟ خدا آد بعد الموت بھی خدا ہم۔ بہت کچھ سوچیں گے بھی انسانی کمالات

صلی اللہ کے لئے کئی بروزات تھے جس میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تھے  
لیکن یہ آخری بروز اکل اور اقم ہے۔

اس جڑ کس کو یہ وہم نہ گزرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت  
مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے جو عیسائی کو نبی پر  
ہو سکتی ہے اور تمام اہل علم اور معرفت اس فضیلت کے قائل ہیں۔ اور  
اس سے کوئی محذور لازم نہیں آتا۔ اور نہ ہی ایسا اس کا قائل بھلا جس قدر  
اکابر اور عالمانہ مجھ سے پہلے گزرے ہیں وہ تمام اسی آدم کو ولایت حاکم کا  
خاتم سمجھتے ہیں۔ اور حقیقت آدمیت کی بروزات کا تمام دائرہ اس پر ختم کیے ہوئے  
آہر ہے کشف مجملہ کے نوے اسی کا ہم آخری آدم رکھتے ہیں اور اس کا نام  
عبدی مسعود اور اسی کا ہم مسیح مہمود رکھتے ہیں۔ ان میں لوگوں نے بروز کے  
مسئلہ کو اپنی مجالس سے غلط ادا کر دیا ہے۔ اور خدا کی اس نسبت کو جو اس کی  
تمام مخلوق میں جاری و ساری ہے بھول گئے ہیں۔ وہ لوگ ایک علمی حیل کو ہاتھ  
میں لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسیٰ کی طرح حدیث معراج کی شہادت سے  
گزشتہ رجول میں داخل ثابت ہوتی ہے۔ پھر دوبارہ آسمان سے آتارہے  
اور دنیا میں اترتے ہیں۔ اور نہیں سمجھتے کہ اس حیل سے مسئلہ بروز کا انکار  
لازم آتا ہے اور وہ انکار ایسا خطرناک ہے کہ اس سے اسلام ہی ہاتھ سے  
جاتا ہے۔ تمام رہائی کہ جس مسئلہ بروز کی قائل ہیں خود حضرت مسیح نے بھی  
یہی تعبیر سکھائی اور احادیث نبویہ میں بھی اس کا بہت ذکر ہے۔ اس لئے اس کا  
انکار سخت جہالت ہے۔ اور اس سے خطرہ سلب ایسا نہیں ہے۔ اور اسی غلطی  
سے درمیانی زمانہ کے لوگوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے  
فیجاء کا نہایت بڑا لقب پایا۔ اور اس بھڑک کو بھول گئے جو حضرت ابوبکر کی

سے میری نسبت قطعی ختم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے۔“ (میر خضر، ڈیڑھ ۱۰، روحانی خزائن، ج ۷، ص ۴۵)

مرزا قادیانی نے اپنی دیگر کتب میں بھی بار بار اس کا ذکر کیا اور اس کے حواریوں نے بھی بہت پروپیگنڈہ کیا مگر آج تک مرزا اور اس کی ذریت اپنے اس دعویٰ کو ثابت نہیں کر سکی۔ فتح رحمانی میں کہیں بھی ان الفاظ سے دعائیں ملتی ہیں ”دونوں میں سے جو جھوٹا ہے خدا اس کو ہلاک کر دے“۔ ایت مولانا قصوری کی دعا کے یہ الفاظ ضرور موجود ہیں۔

”الھم یا ذا الجلال والاكرام یا مالک الملک جیسا کہ ٹوٹے ایب عالم ربانی حضرت محمد عام موب“ مجمع بی را اور ”آئی اے اور سنی سے اس مہدی کاذب اور اعلیٰ مسیح کا جتنا اٹارت یا قہر یا سی و ہ تھا، اس فقیر قصوری کا یہ اللہ سے مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو پہنچانے کی توفیق رفیق فرما اور اگر یہ مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیت فرمائی کا بنا قطع دمر القوم الذین ظلموا والحمد لله رب العلمین ایک علی کل شیء قدیر وبالا حسانہ حدیث اھیں“ (فتح رحمانی، ج ۱، کید قادیانی، ص ۲۹، مطبوعہ مطبعی ہودا)۔

۱۹۔ اقامہ البرہان فی رد من قال بتحریف القرآن المعروف بہ

تحریف قرآن کا جواب [۱۳۰۴ھ]

یہ رسالہ ۱۲ صفحات سن ۱۳۰۴ ہجری ۱۸۸۳ء میں ایک پادری کے رسالہ ”تحریف القرآن“

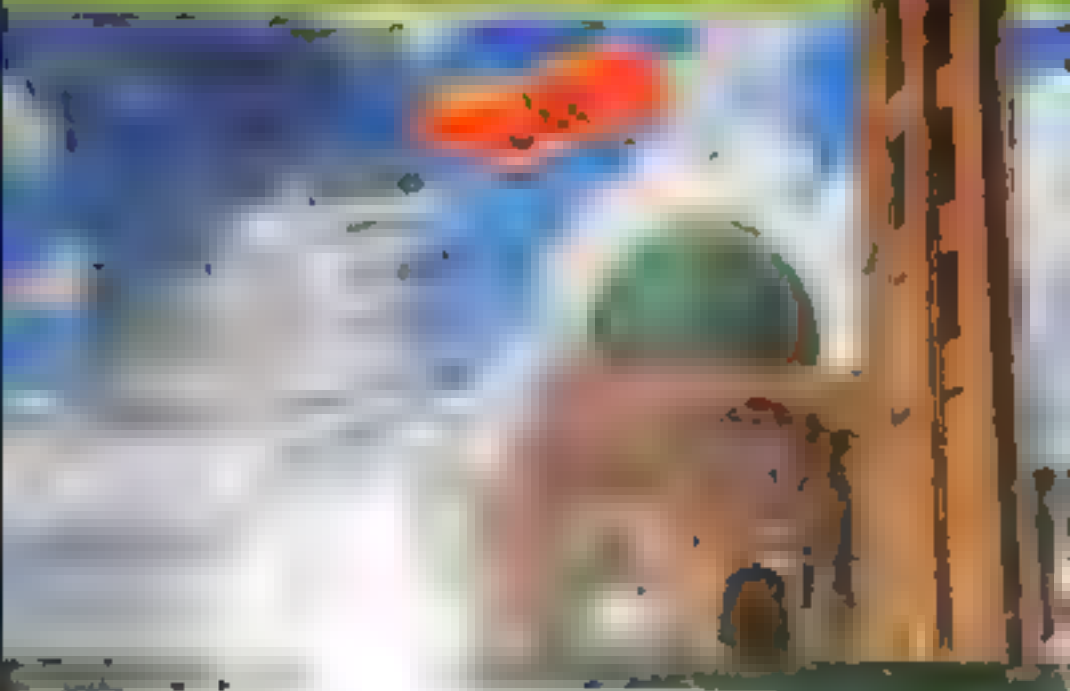
کے رد میں تحریر فرمایا، پادری نے اپنے رسالہ میں لکھا

”محمدی دعویٰ کرتے ہیں کہ نبیل تبدیل ہوگئی ہے اور ہمارا قرآن صحیح و درست ہے مگر جب ہم پوچھتے ہیں کہ کس وقت انبیل کی تبدیلی ہوئی اور کن لوگوں نے اس کو تبدیل کیا اور ان کا مطلب کیا تھا اور کون سی باتیں ہیں جو پہلے اور طرح تھیں اب اس طرح بد گئیں اور اصل انبیل کہاں ہے۔“ (تحریف القرآن کا جواب ص ۳)



بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

وآلهمم بسلامة  
الدين والدار



والسلامة  
والصلاة والسلام  
على سيدنا محمد  
وآله الطيبين  
الطاهرين

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين



اور اس پست گوئی کا ظہور بادشاہ سردی کے متعلق صوف اس پہلو سے ظہور میں نہیں آیا کہ  
غیر معمولی بارش اور غیر معمولی سردی بہار کے موسم میں پڑ گئی بلکہ اس دوسرے پہلو سے بھی  
پیش گوئی کا ظہور ہو گا کہ اس بہار میں عام طبع پر تمام ملک کے حصوں میں بارش ہو گئی اور جن  
اضلاع میں بارش سے ہمیشہ ترستے تھے وہاں بھی ہو گئی۔ پس ہر ایک شخص جو تعلق اور جہاں اور  
انصاف اور خدا ترسی سے کام لے گا وہ بلا تامل اس بات کا اقرار کرے گا کہ یہ امر خارق عادت  
اور غیر معمولی تھا جسکی خدا تعالیٰ نے پہلے سے خبر دی تھی اور اس ملک میں ایسے حالات کے پیش از  
وقت ظاہر کرنے کے لئے گورنٹ انگریزی میں ایک حملہ مقرر تھا اور تنظیم بھی تھے مگر کسی نے یہ غیر  
منتہی دی کہ موسم بہار میں یہ غیر معمولی بارشیں ہوں گی اور برف ٹپے گی صرف اس خدا نے ہی  
خبر دی جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سب فیصلوں کے آخر میں بھیجا۔ تا تمام قوموں کو  
آپ کے جھنڈے کے نیچے اکٹھا کرے۔

یہ حقدہ تو کثرت بارشوں کے متعلق ہے اب ہم اس حقدہ کو بیان کرتے ہیں جو برف ہونے  
کے متعلق کسی قدر پہلے بھی ہم کچھ چکے ہیں تا معلوم ہو کہ یہ پیش گوئی اس ملک کے خاص نہیں رہی  
بلکہ دوسرے ممالک میں بھی اسکی خارجی عادت دنگ دکھلایا ہو اور وہ ہو ہے۔  
اخبار وکیل امرت سر مور خرماء فردی حلقہ صفحہ ۲ میں جو مہر ذی الحجۃ ۱۳۲۷ھ کے مطابق  
ہے یہ پ کی موسمی حالات کے متعلق مندرجہ ذیل حال لکھا ہے۔

بعض ممالک واپ میں اس سال سردی کی ایسی شدت بیاں کی جاتی ہے کہ سنہین ماضیہ میں  
اس کی کوئی نظیر شاید ہی ملے چنانچہ بلخیم میں مقیاس الحرارة صفر سے بھی زیادہ نیچے چلا گیا ہے  
برلن میں نقطہ انجماد سے تیرہ درجے نیچے بیان کیا جاتا ہے۔ آسٹریا ہنگری میں سینس درجہ نیچے  
اس شدید سردی سے کئی آدمی بھی مر چکے ہیں۔ برطانیہ واپ کی بعض دیوے لائنوں کی  
آند و رفت میں خلل پڑ گیا ہے کیونکہ انجنوں کے فل پانی کے جم جانے سے پھٹ گئے۔  
ٹیلیوہ اور ڈریسڈ کی بندرگاہیں برف بستہ ہو رہی ہیں۔ روس اور برطانیہ میں مقیاس الحرارة

ہو لوگ یہود و نصاریٰ اور ستارہ پرست ہیں جو شخص ان میں سے اللہ اور آخرت کے دل پر ایمان لائے گا اور اعمال صالحہ بجالائے گا خدا اس کو ضائع نہیں کرے گا اور ایسے لوگوں کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کو کچھ خوف نہیں ہوگا اور نہ غم۔

یہ آیت ہے جو بسک بہاغت نادانی اور کفر فہمی یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی کچھ ضرورت نہیں۔ نہایت مفسوس کا مقام ہے کہ یہ لوگ اپنے نفس امارہ کے پیرو ہر محکمات اور تمینات قرآنی کی مخالفت کرتے ہیں اور اسلام کو خارج ہونے کیلئے متشابہت کی پناہ ڈھونڈتے ہیں۔ ان کو یاد ہے کہ اس آیت سے وہ کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور آخرت پر ایمان لانا اس بات کو مستلزم پڑا ہوا ہے کہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا جائے۔ وہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے اللہ کے نام کی قرآن شریف میں یہ تعریف کی ہے کہ اللہ وہ ذات ہے جو رب العالمین اور رحمن اور رحیم ہے جس نے زمین و آسمان کو چھ دن میں بنایا اور آدم کو پیدا کیا۔ اور رسول بھیجے اور کتابیں بھیجیں اور سب کے آخر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا جو تمام الانبیاء اور خیر المرسل ہیں اور یوم آخر قرآن شریف کی زد سے یہ ہے جس میں مرد سے ہی انھیں گئے اور پھر ایک فرق بہشت میں داخل کیا جائیگا جو جسمانی اور روحانی نعمت کی جگہ ہے اور ایک فرق دوزخ میں داخل کیا جائیگا جو روحانی اور جسمانی عذاب کی جگہ ہے اور خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ اس یوم آخر پر فہمی لوگ ایمان لاتے ہیں جو اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں۔

پس جبکہ اللہ تعالیٰ نے خود لفظ اللہ اور یوم آخر کے معنی کو ایسے معنی کر دئے جو اسلام سے مخصوص ہیں تو جو شخص اللہ پر ایمان لائے گا اور یوم آخر پر ایمان لائے گا۔ اس کے لئے بیلازمی امر ہوگا کہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور کسی کا

مذہب اگر اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ صرف توحید کافی ہے تو پھر مفصل ذیل آیت سے یہ ثابت ہوگا کہ شرک و غیرہ سب گناہ بغیر توحید کے بخشے جائیں گے اور وہ آیت یہ ہے قل یا عباد الذین اسرفوا انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یعطف الذنوب جمیعاً۔ ملائکہ ایسا ہرگز نہیں۔ منہ



اور تا اسلام ہمیشہ مخالفوں پر غالب رہے۔ نادان آدمی جو دراصل دشمن دین ہے اس بات کو نہیں چاہتا کہ اسلام میں سلسلہ مکالمات مخاطبات الہیہ کا جاری رہے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اسلام بھی اور مردہ مذہبوں کی طرح ایک مردہ مذہب ہو جائے مگر خدا نہیں چاہتا۔

نبوت اور رسالت کا لفظ خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں میری نسبت صمد ہا مرتبہ استعمال کیا ہے مگر اس لفظ سے صرف وہ مکالمات مخاطبات الہیہ مراد ہیں جو بکثرت ہیں اور غیب پر مشتمل ہیں اس سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ ہر ایک شخص اپنی گفتگو میں ایک اصطلاح اختیار کر سکتا ہے لیکن اُنِ یُضطلَح سو خدا کی یہ اصطلاح ہے جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اُس نے نبوت رکھا ہے یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہیں اور لعنت ہے اُس شخص پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے علیحدہ ہو کر نبوت کا دعویٰ کرے مگر یہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے نہ کوئی نئی نبوت

اور اس کا مقصد بھی یہی ہے

کہ اسلام کی حقانیت دنیا پر ظاہر کی جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دکھائی جائے۔

میں بار بار تمام دنیا پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں اسلام ہی صرف ایسا مذہب ہے جس کو زندہ مذہب کہنا چاہیے باقی تمام مذہب قصوں کی پرستش میں گرفتار ہیں اور آریہ مذہب والے یوں تو ہر بات میں قانون قدرت کا حوالہ دیتے ہیں مگر اُن کے یہ دکھانے کے دانت ہیں کھانے کے دانت نہیں ہیں۔ اور صرف یہی نہیں کہ اُن کا مذہب آسمانی نشانوں سے بے نصیب ہے بلکہ اُن کا مذہب ہر ایک بات میں خدا کے قانون قدرت کے مخالف بھی ہے۔

مثلاً خدا کے قانون قدرت سے جانداروں کی پیدائش کی نسبت صریح یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہرگز اس طرح پیدا نہیں ہوتے جیسا کہ آریوں کا خیال ہے یعنی یہ کہ اُن کی زوجیں شہنم



ایک دلیل ہے اور خدا تعالیٰ کے قول کی تصدیق سمجھی ہوتی ہے کہ جھوٹا دعویٰ کرنے والا ہلاک ہو جائے ورنہ یہ قول منکر پر کچھ حجت نہیں ہو سکتا اور نہ اس کے لئے بطور دلیل ٹھہر سکتا ہے بلکہ وہ کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھکس برس تک ہلاک نہ ہونا اس وجہ سے نہیں کہ وہ صادق ہے بلکہ اس وجہ سے ہے کہ خدا پر افترا کرنا ایسا گناہ نہیں ہے جس سے خدا اسی دنیا میں کسی کو ہلاک کرے کیونکہ اگر یہ کوئی گناہ ہوتا اور سنت اللہ اس پر جاری ہوتی کہ مغتری کو اسی دنیا میں سزا دینا چاہئے تو اس کے لئے نظیریں ہونی چاہئے تھیں۔ اور تم قبول کرتے ہو کہ اس کی کوئی نظیر نہیں بلکہ بہت سی ایسی نظیریں موجود ہیں کہ لوگوں نے تھکس برس تک بلکہ اس سے زیادہ خدا پر افترا کئے اور ہلاک نہ ہوئے۔ تو اب بتاؤ کہ اس اعتراض کا کیا جواب ہوگا؟ اور اگر کہو کہ صاحب الشریعت افترا کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مغتری۔ تو اول تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے۔ خدا نے افترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام قل للمؤمنین

☆ چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک الہام الہی کی یہ عبارت ہے۔ واصلع الفلک باعینا ووحینا ان الذین یسایعونک انما یسایعون اللہ بد اللہ فوق ایدہم۔ یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو ہدایت و نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔ منہ

يَغْضُوا مِنْ ابْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ اِزْكٰى لَهُمْ ۔ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تھیس برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ هٰذَا الَّذِيْ فُضِّحَ الْاَوَّلٰى ۔ صُحِّفَ اِنْزِيْمًا وَمَوْسٰى ؑ۔ یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر اور نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی۔ غرض یہ سب خیالات فضول اور کوتاہ اندیشیاں ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور قرآن ربانی کتابوں کا خاتم ہے تاہم خدا تعالیٰ نے اپنے نفس پر یہ حرام نہیں کیا کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعہ سے یہ احکام صادر کرے کہ جھوٹ نہ بولے۔ جھوٹی گواہی نہ دے۔ زنا نہ کرے۔ خون نہ کرے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا بیان شریعت ہے جو مسیح موعود کا بھی کام ہے۔ پھر وہ دلیل تمہاری کیسی گاؤں خورد ہو گئی کہ اگر کوئی شریعت لاوے اور مغتری ہو تو وہ تھیس برس تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ تمام باتیں بیہودہ اور قابل شرم ہیں۔ جس رات میں نے اپنے اس دوست کو یہ باتیں سمجھائیں تو اسی رات مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ حالت ہو کر جو وحی اللہ کے وقت میرے پر وارد ہوتی ہے وہ نظارہ گفتگو کا دوبارہ دکھلایا گیا۔ اور پھر الہام ہوا قل اِنَّ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ الْهٰدٰی یعنی خدا نے جو مجھے اس آیت لو نَقُوْلُ عَلَيْنَا کے متعلق سمجھایا ہے وہی معنی صحیح ہیں۔ تب اس الہام کے بعد میں نے چاہا کہ پہلی کتابوں میں سے بھی اس کی کچھ نظیر تلاش کروں۔ سو معلوم ہوا کہ تمام بائبل ان نظیروں سے بھری پڑی ہے کہ جھوٹے نبی ہلاک کئے جاتے ہیں۔ سو میں